بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۳۰ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۲۸ ظہور ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۸ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۸

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۷ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پسلیوں کے درد میں پہلے سے افاقہ ہے کمزوری بہت ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دینی و جماعتی مصروفیات

سینکڑوں خطوط کے جوابات حضور خود عطا فرماتے ہیں

مجالسِ عرفان کا روح پرور سلسلہ۔ ملاقاتیں، تراجم قرآن کی نگرانی اور دیگر امور دینیہ کی انجام دہی

لندن سے حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی رپورٹ

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی مصروفیات کے بارے میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے لندن سے مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۸۴ء کی لکھی ہوئی جو رپورٹ بھیجی ہے وہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب رقم طراز ہیں:-

"بفضلہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود بحمد اللہ صحت و عافیت سے ہیں اور حسب معمول مہماتِ دینیہ میں مصروف ہیں اور جملہ جماعتی امور کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ روزانہ انگلستان کے علاوہ دنیا بھر کے بیسیوں ممالک سے آئے ہوئے سینکڑوں خطوط کو براہ راست خود ملاحظہ فرما کر ان کے جوابات تحریر کرواتے ہیں احبابِ جماعت کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے سب کے سب نہایت بے تکلفی سے اپنے پیارے امام کو یوں خطوط لکھتے ہیں کہ کوئی اپنے حقیقی والدین کو بھی اس طرح سے نہیں لکھتا ہوگا۔ اور پھر یہ پیارا امام بھی اتنا پیار ان پر نچھاور کرتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غمگین اور دکھی اور اداس کیوں نہ ہو اس کے سارے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ وہ خوشی جو اس خط لکھنے والے کو اپنے خط کا جواب اپنے محبوبِ امام کے دستخطوں سے پا کر حاصل ہوتی ہے وہ نہ صرف گزشتہ غموں کا بھی مداوا کر دیتی ہے بلکہ آئندہ کے لئے بھی نشانہ عزم نو عطا کرتی ہے۔ بعض اوقات چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اچھوتے طریقوں سے اپنے روحانی باپ کو ایسی دل لبھانے والی باتیں لکھتے ہیں کہ روح فرطِ انبساط سے جھوم اٹھتی ہے۔

احباب جماعت کی طرف سے آنے والے خطوط میں مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی بعض قربانیوں کی ایسی ایمان افروز مثالیں سامنے آتی ہیں کہ دل گواہی دے اٹھتا ہے کہ ایسے پاک نفوس کو جو ایمان کی ایسی مضبوط چٹان پر کھڑے ہیں دنیا کی آفات کبھی ذرا سکپٹکی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہونے والے خطوط اور ان کے مضامین روحانی لذات و کیفیات کا ایک ایسا باب ہے جو روزانہ ایک نئے انداز سے کھلتا ہے اور کھلتا ہی چلا جاتا ہے۔ انشاء اللہ کسی دوسری صحبت میں اس کے ایمان افروز پہلوؤں پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔

قریباً روزانہ شام کو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں بیت الفضل لندن میں مجلس عرفان منعقد ہوتی ہے اس مجلس کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ چھوٹے بڑے، عورتیں اور مرد سبھی بڑی بے تکلفی سے دینی امور سے تعلق رکھنے والے سوالات اور الجھنوں کو اپنے امام ایدہ اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ رواں انگریزی میں ایسے تسلی بخش جوابات دیتے ہیں کہ کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہتا۔ یہ روحانی خزانہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے ریکارڈ ہو رہا ہے اور ساتھ کے ساتھ ساری دنیا کے احمدیوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کا شعبہ سمعی و بصری احباب کی خاص دعاؤں کا مستحق ہے۔ اس شعبہ کے علاوہ دوسرے شعبہ جات میں بھی سینکڑوں احباب جماعت بے مثال لگن سے شبانہ روز خدمتِ دین میں دیوانہ وار مشغول ہیں اور سب کے سب ہی احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ دارین سے نوازے آمین!

مجلسِ عرفان میں بعض اوقات غیر از جماعت احباب بھی ہوتے ہیں۔ بعض اوقات انگریز عیسائی، افریقن عیسائی بھی سوالات دریافت کرتے ہیں۔ معصوم بچے تو روزانہ ہی اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور اپنے پیارے امام کا پیار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان سوالات کی کوئی حدود نہیں۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ نہیں جس سے یہ تعلق نہ رکھتے ہوں۔ علوم کی کوئی ایسی شاخ نہیں جس سے متعلق سوال نہ پوچھا گیا ہو۔ اس بات کا قطعاً کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا کہ سائل کیا دریافت کرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے کو ان سوالات کے جوابات عطا کرتا چلا جاتا ہے۔ علم و عرفان کے خزانے لٹتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس انداز میں کہ ساتھ ساتھ عاجزی اور انکساری کا اظہار بھی ہو رہا ہے۔

مجلسِ عرفان کی زبان انگریزی مقرر شدہ ہے تاہم سائل کو جس زبان میں سہولت ہو وہ اسی زبان میں سوال دریافت کر سکتا ہے۔ جواب بہر حال انگریزی میں ہوتا ہے۔ اس طریق سے ہماری نئی پود اور بالخصوص ایسے بھائی بہن جو نو احمدی ہیں اور اردو سے نابلد ہیں بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مذہب، سائنس، فقہ، تاریخ، تفسیر، فلسفہ، حیات بعد الموت، دوزخ، بہشت اور دیگر ہر قسم کے موضوعات اور علوم کے بارہ میں دوست دریافت کر کے اپنے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔

ملاقاتیں:

اگرچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بے حد مصروف ہیں اس کے باوجود بیرون ملک سے تشریف لانے والے احباب کو اور ایسے احباب کو جو اپنی کسی ذاتی ضرورت کے بارے میں حضور کی راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ از راہِ شفقت شرفِ ملاقات بخشتے ہیں۔ گزشتہ دو ہفتے میں یکصد سے زائد احباب نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان ملاقاتیوں میں پاکستان

(باقی صفحہ ۸ پر)

- خاکسار کی چند دنوں میں دو تین دفعہ نکسیر پھوٹی ہے کافی خون بہہ گیا ہے افاقہ کے بعد دوبارہ حملہ ہوا ہے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے نوازے آمین (عبد الرحیم عارف۔ مربی سلسلہ)

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم ارشاد احمد خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشاور کا نکاح، ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ بنت مکرم حبیب الرحمان خانصاحب مرحوم آف پشاور (سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل) مبلغ سات ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۸۴ء بعد نماز جمعہ بیت الاحمدیہ پشاور میں مکرم سعید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(سلطان شیر خان۔ نبو خان کریانہ سٹور کالج روڈ۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبد الحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیفیات

(۱)

خدمتِ دین کا ہے دل میں ارادہ رکھا — مقصدِ زیست ہے بس دین کا احیا رکھا
تیری ہی مرضی کو پہلے مرے آقا رکھا — اپنے منشاء سے مقدم تیرا منشا رکھا
تجھ کو پانے کا ہے اب کر کے تہیا رکھا — عزم رکھا تو یہی دل میں ہمیشہ رکھا
مرکزِ دید فقط تیرا ہی چہرہ رکھا — مطمحِ شوق فقط تیرا ہی جلوہ رکھا
مقصدِ ذکر، ترے عشق کا چرچا رکھا — معنیٔ فکر ترے حُسن کا نقشا رکھا
واہ کیا تیرا تصوّر، رُخِ زیبا رکھا — ہوں گنہ گار مگر دل میں ہے کعبہ رکھا
حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا رکھا — جلوے سب اپنے مگر نام کسی کا رکھا
"صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں" — خوب اظہار کیا خوب ہی اخفا رکھا
خوب فرمایا کہ رحمت ہے مری سب وسیلہ — شان اپنی بھی رہی، دل بھی ہمارا رکھا
کچھ تو ہو جائیں ترے قرب کے لمحات طویل — اس لئے سجدے کو ہم نے بھی ہے لمبا رکھا
دل میں ہے سوز تو آنکھوں سے رواں ہیں آنسو — ہم نے سینے میں ہے اک آگ کا دریا رکھا

(۲)

دیکھئے جوشِ جنوں جان تڑپ کر دیدی — قیس نے دیکھا جو نہی محملِ لیلیٰ رکھا
جب نکل آئے تو پھر مڑ کے نہ دیکھا گھر کو — اپنا رُخ رکھا تو بس جانبِ صحرا رکھا
اب تو یہ میرے اُٹھائے سے بھی اُٹھ سکتا نہیں — تیرے دروازے پہ سر رکھا تو ایسا رکھا
آ بھی جاؤ کہ دل و جان و جگر حاضر ہیں — میں نے ہر چیز کو ہے کر کے مہیا رکھا
قلبِ افسردہ میں ہے یاد کسی کی اشرف — کیسی خوبی سے ہے ہم نے اسے بہلا رکھا

(۳)

آنکھ کو اشک فشاں دل کو شکستہ رکھا — روح کو سجدہ کناں سر کو ہے نیچا رکھا
کتنا خوش ہوں تیری تقدیر پہ اے میرے خدا — تُو نے جس رنگ میں رکھا مجھے اچھا رکھا
یہ بھی احسان ہے تیرا کہ بایں زاری و ضعف — تُو نے خود دل میں مرے پیار کا جذبہ رکھا

آفتاب آنے کو ہے وقتِ سحر ہونے تو دو

دیدۂ تر کو ابھی کچھ اَور تر ہونے تو دو
میری آہوں میں ذرا پیدا اثر ہونے تو دو
دوڑ کر آئیں گے وہ میری مدد کو دیکھنا
میرے حالِ زار پر اُن کی نظر ہونے تو دو
"تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں"
اُن کی بزمِ ناز میں اس کا گزر ہونے تو دو
لگتے ہیں اثمارِ شیریں صبر کے اشجار میں
صبر سے تم، صبر کے پختہ ثمر ہونے تو دو
ہے محبت کی ادا دل توڑ کر پھر جوڑنا
پارہ ہائے دل کو پہلے منتشر ہونے تو دو
جگمگا اٹھے گی یہ بدلی فضا، دھندلی فضا
اشک کے ہر ایک قطرہ کو گہر ہونے تو دو
داستانِ عشق دُہرائی گئی ہر دور میں
آج بھی تم عشق کو سینہ بسر ہونے تو دو
رات ہو گی ختم لیکن ختم ہو گی وقت پر
آفتاب آنے کو ہے وقتِ سحر ہونے تو دو

شاکرہ اہلیہ محترم لطیف الرحمٰن صاحب دارالصدر شرقی ربوہ

تُو نے ہر گام پہ تائید میری فرمائی — میں نے ہر گام پہ تجھ پہ ہی بھروسا رکھا
میں تو دنیا کے تھپیڑوں کو نہ سہہ سکتا تھا — تُو نے ہی دے کے سدا مجھ کو سہارا رکھا
میرے ستّار! ترا کتنا ہے احساں مجھ پر — مجھ سے کمزور کا بھی تو نے ہے پردہ رکھا
ایک بس تیری محبت ہی کا احساس تو ہے — ورنہ اس سینے میں ہے اس کے سوا کیا رکھا
اس پہ قربان ہر اک شے کا تعلق پیارے — عبد، معبود کا کیا تُو نے ہے رشتہ رکھا
تیرے بن کون دعاؤں کو سنا کرتا ہے — کون ہے جس نے کہ در اپنا ہویدا رکھا

اب تو جیتا ہوں ترے فضل کی امید پہ ہی
اپنی جھولی کو ترے آگے ہے پھیلا رکھا

(محمد شفیع اشرف ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۃ الصلوٰۃ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

بندہ کو پروردگار تک پہنچانے والی سواری

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر۔ مربی سلسلہ۔ ربوہ

(۱)

قرآن کریم میں لفظ الصلوٰۃ ستاسٹھ مرتبہ آیا ہے۔ جس کے معنے نماز، دعا، رحمت، برکت اور تسبیح کے ہیں۔ بعض آئمہ نے لفظ الصلوٰۃ کے معانی کو قرآنی آیات کے سیاق وسباق کو مدنظر رکھتے ہوئے وسعت دی ہے ابن قتیبہ نے الصلوٰۃ کے معنی الدین کے کیے ہیں اور ان کے نزدیک اقامت صلوٰۃ اقامت دین کا نام ہے علامہ رشید رضا صاحب المنار نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ قولاً وعملاً اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ ہم اپنی خامیوں کو دور کرنے کے لیے نقائص سے بالاتر ایک ذات کی رہنمائی کے محتاج ہیں۔ امام قرطبی جو لغت کے مشاہیر اور آئمہ میں سے ہیں وہ لفظ الصلوٰۃ کے متعلق لکھتے ہیں کہ صلوٰۃ درحقیقت خدا کی حاکمیت کے اقرار اور اسکی اطاعت کو کہتے ہیں۔ الصلوٰۃ کے ایک معنے تعظیم کے بھی ہیں۔ یعنی اپنے عمل سے زندگی کے ہر مرحلہ میں اور گفتار و کردار میں رب العالمین کی عظمت کرنا۔ قیام صلوٰۃ کے سلسلہ میں مختلف حرکات قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ کی جو شکل ہے اس میں احترام، عظمت، اطاعت اور کلیتہً انکساری پائی جاتی ہے اور نماز میں نظم وضبط کا جو والہانہ انداز موجود ہے اس کا مقصد ہی لبیک لبیک لا شریک لک کا اظہار ہے۔ لفظ صلوٰۃ کے مختلف مفاہیم اور معانی سے ظاہر ہے کہ ایک بندہ مومن کی زندگی کے ہر گوشہ میں احکام خداوندی کے مطابق اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کا نام صلوٰۃ ہے۔

اپنے تمام معاملات کو وحی خداوندی کے تابع رکھنے کا نام اقامتِ صلوٰۃ ہے

قرآن کریم میں لفظ الصلوٰۃ بالعموم اس اجتماع کے لیے آیا ہے جس کو نماز کا اجتماع کہتے ہیں۔ جو دینِ حق کا رکن ہے نماز خالق اور مخلوق کے درمیان تعلق پیدا کرنے کا وسیلہ ہے۔ اصلاح معاشرہ میں یہ ممد ہے تہذیب نفسی میں اس کا مقام عظیم ہے اخلاقی اقدار کو اجاگر کرتی ہے۔

-۲-

قرآن کریم نے فریضہ نماز کو تاکیدی انداز میں یوں بیان فرمایا:-

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (النساء)

نماز مومنوں پر ایسا فریضہ ہے جس کا وقت مقرر ہے۔

نماز کو خدا تعالیٰ نے اپنا ذکر قرار دیا ہے فرمایا

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

نماز صرف میرے ذکر کے لیے قائم کرو۔

یہ وہ عظیم قرآنی آیت ہے جس کے الفاظ نے حضرت عمرؓ پر ایک عجیب ارتعاشی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ تلوار ان کے ہاتھ سے گر گئی اور آپ نے رقت آمیز لہجہ میں فرمایا:-

اَمِنْ ھٰذَا فَرَّتْ قُرَیْشٌ۔ اَمِنْ ھٰذَا فَرَّتْ قُرَیْشٌ۔

کیا اس تعلیم اور پیغام ربانی سے قریش نے فرار اختیار کیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی اور آغوشِ اسلام میں آ گئے۔

نماز تعمیر اخلاق اور تطہیر نفس کا بہترین ذریعہ ہے اس کی عملی افادیت کو پرشوکت الفاظ میں قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

یقیناً نماز کھلی بے حیائی اور ناپسندیدہ فعل سے روکتی ہے۔ اس کی پابندی اور التزام ایک مرد مومن کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیتی ہے یہ وہ عظیم تریاق ہے جو کہ موادِ فاسدہ کو جسم انسانی سے باہر نکال پھینکتا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے تارکین صلوٰۃ کو انتہائی انذار کرتے ہوئے اور ان کے لیے نماز کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ۔ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ۔ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔

اہل جنت دوزخیوں سے جو اپنے برے اعمال اور فاسد ماحول کی وجہ سے مجرموں کے زمرہ میں ہوں گے سوال کریں گے کہ وہ کونسی چیز ہے جو تمہیں جہنم میں لانے کا باعث ہوئی ہے۔

وہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

اللہ اکبر! قرآن کریم نے یہ منظر کس انداز سے پیش کیا ہے۔ جنت دوزخ آمنے سامنے ہیں۔ اہل جنت اپنی نیکیوں عبادات، ذکر الٰہی اور نماز کے قیام سے جنت میں خوش اور آباد ہیں اور ان کے بعض رفقاء ہم نوالہ ہم پیالہ اپنے برے اعمال کی وجہ سے جہنم میں ہیں۔ اہل جنت، اہل جہنم سے بڑی ہی حسرت سے دریافت کرتے ہیں:-

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ۔

تم کو کونسی چیز جہنم میں لے آئی؟

وہ اپنی غلطی کمزوری اور گناہ کا اعتراف یوں کریں گے:-

لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ

وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں ادا کیا کرتے تھے

بعض شارحین نے لم نک من المصلین کے متعلق لکھا ہے۔

کہ ہم احکام الٰہی سے وابستگی نہیں رکھتے تھے اور حدود اللہ کے اندر ہم کام نہیں کرتے تھے اور کتاب اللہ سے ہم دور تھے اور اس پر عمل پیرا نہ تھے۔ نماز احکام ربانی میں سرفہرست ہے اور اسی لیے اس کا تکرار قرآن کریم میں ہوا ہے۔

-۳-

حضور انور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک پر نماز کے متعلق خدا تعالیٰ کے تاکیدی ارشادات کا اتنا گہرا اثر تھا کہ آپؐ نے اس قرآنی حکم کو انتہائی بلیغ اور مؤثر انداز میں بار بار مختلف مواقع پر اور اپنے خطباتِ مبارکہ میں واعظانہ رنگ میں بیان فرمایا۔ جیسا کہ آپؐ فرماتے ہیں:-

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز دین کا ستون ہے۔

یعنی دینِ حق کی عمارت نماز کے ستون پر کھڑی ہے اس سے ہی فرزندانِ توحید کی قوت وسطوت قائم ہے اس سے نہ صرف باہمی تعلقات استوار ہوتے ہیں بلکہ جرائم پر قدغن عائد ہوتی ہے۔

حضور انور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پانچ وقت نمازوں کی اہمیت وعظمت کی مثال یوں بیان فرماتے ہیں:-

اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ قَالَ: فَذٰلِکَ مِثْلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا۔ (بخاری)

لوگو! بتاؤ تو سہی اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا پھر بھی اس کے بدن پر کسی قسم کی میل باقی رہے گی؟۔

صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کے جسم پر ہرگز میل نہیں رہے گی آپؐ نے فرمایا بعینہ یہی کیفیت نمازوں کی ہے خدا تعالیٰ ان پانچ نمازوں کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

غسل کرنے سے جہاں جسم کی ظاہری صفائی ہوتی ہے وہاں جسم غیر معمولی ٹھنڈک توانائی اور تازگی حاصل کر کے سکون پاتا ہے بعینہ نماز بھی انسان کو ہر قسم کی تسکین دیتی ہے اور گناہ کے غبار کو سرد کر دیتی ہے اور سیاہ وسفید میں فرق کرتی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں غفلت کرنے والوں کے لیے انتہائی انذاری کلمات یوں بیان فرمائے ہیں۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْتَطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ۔ (مسلم)

اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہے کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں بعد ازاں وہ ایندھن باندھا جائے پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کے لیے نداء بھی کہی جائے پھر میں کسی شخص کو اپنی جگہ امامت کے لیے حکم دوں بعد ازاں میں خود ان مختلف لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت ہی آگ لگا دوں۔

حضور انور بہت ہی نرم مزاج تھے وہ سراپا شفقت تھے اور آپؐ سراسر محبت تھے مگر فریضۂ نماز سے غفلت وکوتاہی کرنے والوں کے لیے آپؐ کے یہ کلمات شدید زجر وتوبیخ رکھتے ہیں والعیاذ باللہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض دیگر ارشادات نماز کے متعلق یہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- نمازی شہنشاہ کے دروازہ پر دستک دیتا ہے اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دروازہ کو بار بار کھٹکھٹایا جاتا ہے تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے
- اللہ عزوجل نے میری امت پر سب سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔
- اللہ جل شانہ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ کی حالت میں دیکھے کہ اپنی پیشانی کو زمین سے رگڑ رہا ہو
- نماز مومن کا نور ہے۔
- جو شخص پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے رکوع، سجدہ اور وضو کو اچھی طرح سے کرتا ہے جنت اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

جو شخص پانچ نمازوں پر باقاعدگی کرتا ہے شیطان اس سے خائف رہتا ہے۔ اور جب وہ نمازوں میں سستی کرتا ہے تو شیطان کو اس پر دلیری ہو جاتی ہے اور اس کو بہکانے کی فکر کرنے لگتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

(۴)

ایک دفعہ ایک صحابی حضرت عتبان بن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میں نابینا ہوں۔ رستہ خراب ہے اس لیے مسجد میں آنے میں بعض اوقات سخت تکلیف پیش آتی ہے اگر اجازت ہو تو گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کروں حضور انورؐ نے آپ کو اجازت دے دی ابھی حضرت عتبانؓ مسجد کے صحن میں ہی تھے کہ حضور نے ان سے دریافت فرمایا:۔

هل تسمع النداء ؟

کیا نماز کی پکار تم سن پاتے ہو۔ عرض کیا ہاں اس پر حضور نے فرمایا "اِذَنْ فَاَجِبْ" تم کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ وہ نابینا صحابی بالالتزام مسجد میں ہی حاضر ہو کر نماز پڑھتے۔

مقام غور ہے کہ یہ واقعہ چودہ سو سال پہلے کا ہے اور ایک نابینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کا طالب ہے اگر حضورؐ اجازت مرحمت فرما دیتے تو نفسیاتی لحاظ سے کئی کمزور طبائع اور حیلہ پسند اشخاص اس سے حجت پکڑتے مگر آپؐ نے اجازت نہ دی آج ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہیں۔ آج رات کی تاریکی اور وحشت کو بجلی کے قمقموں سے دور کر دیا گیا ہے سڑیٹ لائٹس سے سڑکیں بقعہ نور ہوتی ہیں اور چلنا آسان ہو گیا ہے قسما قسم کی برق رفتار موٹروں اور موٹر سائیکلوں نے دوری کو نزدیک کر دیا ہے پختہ سڑکیں اور ہموار راستوں سے آسانی ہو گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے اشخاص کو خوشخبری ہو کہ جو رات کی تاریکی کے وقت دور کے فاصلہ سے نماز باجماعت کے لیے آتے ہیں۔

ایک مقام پر یہ بھی فرمایا ہے کہ جتنے زیادہ قدم چل کر نماز باجماعت کیلئے آؤ اس سے گناہ مٹ جاتے ہیں چنانچہ حدیثوں میں مذکور ہے کہ بعض صحابہ کرام جن کے مکانات مسجد کے نزدیک تھے وہ لمبا راستہ اختیار کر کے آتے وہ لوگ جو دوری کا بہانہ بنا کر نماز باجماعت ادا کرنے نہیں آتے ان کے لیے ارشادات بالا میں کسی عذر کی گنجائش نہیں ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت اور آپؐ کا ارشاد مبارک فرزندانِ توحید کے نام۔ نماز کے متعلق ہی تھا۔ چنانچہ دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سن ۱۱ ہجری بمطابق (۷ جون ۶۳۲ء) آپؐ نے صبح کی نماز کے وقت اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہ کرامؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے اس دن تیسرے پہر آپؐ نے مسواک فرمائی اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:۔

الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔

نماز پڑھو نماز پڑھو اور غلاموں کا خیال رکھنا۔

اس وصیت کے بعد آپ خالق حقیقی سے جا ملے صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۵)

سیدنا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرزندانِ احمدیت کو نماز کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(ازالہ اوہام)

نیز ہر احمدی کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ پر شوکت انداز میں نماز کے فلسفہ اور اس کے بنیادی مقصد کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے"

(ملفوظات)

فریضہ نماز عظیم حکمتوں اور فوائد جلیلہ کو لیے ہوئے ہے جس کے ذریعہ عبادت کی حقیقی روح قائم کرنا مقصود ہے۔ نماز کے چند لمحات نمازی کی روح کو گداز کر دیتے ہیں۔ اس کے جسم کا ہر حصہ مجسم انکسار اور رقت ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ تعلق باللہ کا مقصود حاصل ہوتا ہے جب اس کی زبان ایاک نعبد و ایاک نستعین کا ورد کرتی ہے تو وہ غیر معمولی روحانی لذت محسوس کرتا ہے اس عظیم اور مبارک مقصد کے لیے یہ ارشاد ربانی ہے کہ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کی جائے تاکہ فریضہ نماز جو قومی، ملی، اجتماعی اور اخلاقی مقاصد عظیم کا حامل ہے اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کیا جائے۔ قرآن کریم میں نماز کا حکم بار بار اس لیے ہے کہ اس سے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے اور انسان ان باتوں سے رک جاتا ہے جو اخلاق و آداب کے منافی ہوں نماز باجماعت کا منظر نہ صرف ایمان افروز ہے بلکہ یہ جاذب انظار بھی ہے جبکہ نماز کے وقت بھی ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے امیر و فقیر، حاکم و محکوم، افسر و ماتحت آجر و اجیر اور شاہ و گدا سب بلا امتیاز ایک ہی صف میں شانہ بشانہ دربارِ خداوندی میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور مساوات کا بہترین منظر اور نمونہ ہر آنکھ دیکھتی ہے۔

مبارک ہیں وہ جو فریضہ نماز بالالتزام ادا کرتے ہیں اور خدا سے اجر جزیل پاتے ہیں اور ان کو نفسی مطمئنہ حاصل ہوتا ہے

بلا تبصرہ:۔

"انگریزوں کی فتح پر مسلمانانِ پنجاب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا"

"انگریزی حکومت کے قیام پر پہلی مرتبہ مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت ملی"

"روزنامہ نوائے وقت کے جمعہ میگزین ۱۰ تا ۱۶ راگست ۱۹۸۴ء میں ملک کے ممتاز دفاعی مبصر کرنل ریٹائرڈ غفار مہدی کی الیاس شاکر سے بات چیت بعنوان "سکھ عالمی نقشے پر خالصہ ریاست کا قیام چاہتے ہیں" شائع ہوئی ہے۔ اس سے ایک اقتباس بلا تبصرہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

"..... انگریزوں کی فتح پر مسلمانانِ پنجاب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا شکرانہ کی نمازیں پڑھیں۔ کیونکہ انگریزی حکومت کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ مسلمانوں کو باآوازِ بلند اذان دینے کی اجازت ملی جس سے کہ وہ سکھوں کے دورِ غضب میں محروم کر دیئے گئے تھے۔ انگریزوں نے بادشاہی مسجد کو سکھوں کے چنگل سے نکالا اور صفائی کروا کر مسلمان اکابرین کے حوالے کیا۔ پاکستان کے سیاسی مبصرین اور مدبرین جس وقت پنجاب کو انگریزوں کا وفادار ہونے کا مجرم گردانتے ہیں۔ اور توڑی قرار دیتے ہیں اس وقت وہ تاریخ کے اس دردناک اور کربناک المیہ کو فراموش کر دیتے ہیں جہاں یہ تاریخی حقیقت بھی کافی غور طلب ہے کہ پنجاب میں انگریزوں کی حکومت سکھوں کی حکومت کے بعد آئی اس لیے مسلمانوں نے انگریزی حکومت کو رحمت اور نجات دہندہ تصور کیا اس کے برعکس سندھ میں انگریزوں کے حملہ آور ہونے سے قبل وہاں مسلمان تالپور حکمرانوں کی حکومت تھی۔ یوپی میں انگریزوں کی آمد سے قبل مسلمان آصف شاہی کی حکمرانی تھی، بنگال بہار اور اڑیسہ میں صدیوں سے مسلمان صدر بیدار دہلی اور آگرے کی مرکزی حکومت کے تحت حکومت کر رہے تھے۔ بلوچستان صدیوں سے بلوچ اور بروہی مسلمان سرداروں کے تحت تھا۔ غرض یہ کہ ماسوائے پنجاب سرحد اور آزاد کشمیر میں مسلمانوں کے اپنے اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہو چکی تھی اور اب تینوں صوبوں میں ایک نہایت ظالم سکھ شاہی اور ڈوگرہ شاہی قائم تھی۔ لہٰذا انگریزوں کی آمد کے بعد سرحد اور پنجاب کے مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ ایک صدی کے بعد بھی کشمیر کی حالت جوں کی توں رہی۔ وہاں پر انگریزوں نے ڈوگرہ شاہی کو قائم رہنے دیا۔ جس کا بوجھ اس وقت بھی کشمیر کے مسلمانوں کے کندھوں پر اندرا رانی اور ڈوگروں کی ملی بھگت کے ساتھ قائم و دائم ہے۔

(جمعہ میگزین۔ نوائے وقت۔ لاہور ص۳ و ص۱۵)

(مرسلہ: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد تمغۂ امتیاز (ملٹری) لاہور)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حمید احمد صاحب آف چاہ شیخ واہ ضلع ملتان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک بچی کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم گلزار محمد صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال چاہ شیخ واہ کا پوتا اور مکرم شیخ شکور احمد صاحب آف دنیا پور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

(سلیم احمد شاہد ملتانی محلہ دارالنصر وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی تنازعات ختم کرنے کے بارہ میں

قرآن، حدیث

اور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے ارشادات

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ دارالذکر لاہور)

یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ کسی جماعت اور گروہ کے افراد میں اگر باہمی جھگڑے اور تنازعات ہوں تو یہ اس جماعت میں کمزوری پیدا کرنے کا باعث ہی نہیں بنتے بلکہ آئندہ نسلوں کی ایمانی حالت کو بھی خراب کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اور اس طرح اس جماعت کی اجتماعی طاقت کے لیے ایک سنگین خطرہ ثابت ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اگر کسی جماعت یا گروہ کے افراد باہم شیر و شکر ہوں، محبت و الفت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہوں اور کامل اتحاد و یگانگت کے مظہر ہوں تو ایسی جماعت ہر آن ترقی کی راہ کی طرف گامزن رہتی ہے اور دشمن کا کوئی تیر بھی اس کے اندر رخنہ اندازی نہیں کر سکتا۔

باہمی جھگڑوں اور مناقشات سے محفوظ رہنے کے متعلق قرآن مجید نے جو تعلیم دی ہے وہ اتنی جامع اور پُر حکمت ہے کہ اس پر عمل کیے بغیر کوئی جماعت اور کوئی معاشرہ ترقی کی راہوں پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

فرمایا باری تعالیٰ نے:۔

"وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ"

(سورۃ الانفال آیت: ۴۷)

اور تم آپس میں اختلاف نہ کرو اور اگر ایسا کرو گے تو تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔

قرآن مجید نے بعثتِ نبویؐ کے وقت معاشرہ میں بگاڑ اخلاق انحطاط اور تباہی کی طرف بڑھنے کی وجہ بھی باہمی دشمنیوں کو ہی بتایا ہے اور اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ جب کسی معاشرہ میں باہم لڑنے جھگڑنے کی خصلت پیدا ہو جائے تو وہ معاشرہ رُو بہ تنزل ہو جاتا ہے اور اگر اس میں یہ بدخصلت قائم رہے اور اس کی اصلاح کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہو تو پھر ایسا معاشرہ ذلت و تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا گویا کہ باہمی دشمنیوں کا لازمی نتیجہ اگر وہ ختم نہ ہوں تو پھر تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں، ساتھ ہی ایک اور اصول بھی بیان کر دیا کہ باہمی جھگڑے تبھی جنم لیتے ہیں جب اخوت و محبت کی کمی ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیار و محبت سے رہنے اور ہر قسم کے اختلاف و انشقاق سے مجتنب رہنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنے ایک عظیم الشان احسان کو یوں یاد دلایا۔

"وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا"

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی مسعودؑ نے اس آیت کا ذکر کر کے جماعت کو یہ ہدایت فرمائی کہ:۔

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ۔ یاد رکھو۔ تالیف ایک اعجاز ہے یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(الحکم جلد ۴ صفحہ ۱۲، مورخہ ۱۱ راپریل ۱۹۰۰ء صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود ایک ایسی جماعت قائم کرنا چاہتے تھے جو قرآنی تعلیم پر چلنے والی ہو اسی لیے نیک بزرگوں کی صفات باہم محبت و اخوت اور الفت و شفقت سے کام لینے کی تلقین کی گئی ہے قرآنی ارشاد

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ (آل عمران: ۱۰۴)

تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔

یہی مومنوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کے لیے خدا تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین کی گئی ہے اور باہم تفرقہ سے اجتناب کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یقین ہے کہ باہمی تنازعات سے اجتناب کرنا اور اتحاد و اتفاق سے رہنا کسی جماعت کی کامیابی کی علامت ہوا کرتا ہے۔

فساد اور جھگڑے کسی گروہ میں اس وقت جنم لیتے ہیں جب اس گروہ کے افراد میں محبت و اخوت نہ پائی جاتی ہو۔ اور اس کی بے شمار وجوہات ہیں۔ مثلاً تقویٰ کا فقدان ہے۔ اخلاقِ حسنہ کا نہ پایا جانا ہے۔ حقیقی متقی تو رضائے الٰہی کی خاطر جھگڑے نمٹانے کے لیے اپنے حق سے بھی دستبردار ہو جایا کرتے ہیں۔ اخلاق حسنہ سے تو انسان دوسروں کو بھی اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے۔

باہمی جھگڑے پیدا ہونے کی ایک وجہ میں نے محبت اور اخوت کا فقدان بتائی ہے اگر ہماری جماعت کے تمام افراد میں یہ وصف اکمل طور پر پایا جائے اور وہ خدا اور اس کے رسولؐ کی خاطر اپنے حقوق کو بھی چھوڑنے والے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کے افراد میں اس وقت جو جھگڑے یا تنازعات ہیں وہ یک لخت ختم نہ ہو جائیں اور جماعت ایک پاک معاشرہ کی جیتی جاگتی تصویر دنیا کے سامنے پیش نہ کر سکے۔ اس لیے ذیل میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث درج کر دوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔"

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان یُحِبُّ

ترجمہ:۔ کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

پھر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ، حضورؐ نے ایک موقع پر تین پسندیدہ اور تین ناپسندیدہ امور کا ذکر فرمایا پسندیدہ امور میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ کے ماننے والے سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اتحاد و اتفاق سے رہیں اور تفرقہ بازی اختیار نہ کریں۔

(مسلم کتاب الاقضیہ باب النہی من کثرۃ المسائل من غیر حاجتہ)

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ذکر ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فی فضل الحب فی اللہ)

حضرت مہدی موعود (خدا کی سلامتی آپ پر ہو) نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی"

(ازالہ اوہام)

پھر فرمایا:۔

"عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے جو میری اس کتاب میں درج ہیں بجز استثناء اس شخص کے کہ بعد اس کے خدا تعالیٰ اس کو رد کر دیوے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا ہے۔ تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو۔"

(ازالہ اوہام)

پھر باہم صلح کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے فرمایا:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جاتے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو ..... تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔"

(کشتی نوح)

پھر فرمایا:۔

"ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت سے پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۶)

حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو) نے اپنی بعثت کی غرض اور جماعت احمدیہ کے قیام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصد یہ بتایا ہے کہ ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جس میں تقویٰ شعار لوگ جمع ہوں۔ وہ نہ صرف باہمی پیار و محبت سے رہیں بلکہ تمام بنی نوع کے لیے بھلائی کا موجب بننے والے ہوں۔ چنانچہ ۱۸۸۹ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ آپ نے اعلان فرمایا:۔

"اور اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔۔

۔۔۔۔۔ یہ سلسلہ بیعت محض برادرانہ طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لیے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱)

پھر ایک اور اشتہار میں احباب جماعت کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے فرمایا:۔

"سنو اور سنتے چھوڑ دو اور خدا سے ڈرو اور اس کے حکموں کو نہ توڑو اور خدا کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور سست مت بیٹھو اور کہا مانو اور سرکشی نہ کرو اور خدا کو یاد کرو اور غفلت چھوڑ دو اور سب مل کر خدا کی رسی کو پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو اور اپنے نفسوں کو پاک کرو اور میلے کچیلے نہ رہو اور اپنے باطنوں کو پاک کرو اور آلودگی سے بچو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو اور صدقے دو اور بخیل نہ بنو۔"

(اشتہار ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱۰)

کتنے قانون دنیا میں کام کر رہے ہیں؟

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ہاں صرف قانون دو ہیں۔ ایک آسمانی فرشتوں کے لیے قضاء و قدر کا قانون ہے۔ کہ وہ بدی کر بھی نہیں سکتے۔ اور ایک زمین پر انسانوں کے لیے خدا کے قضاء و قدر کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ کہ آسمان سے ان کو بدی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے مگر جب خدا سے طاقت طلب کریں۔ یعنی استغفار کریں۔ تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے۔ اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے رہے۔ اگر ایسے لوگ ہیں کہ گنہگار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۶۶ تا ۶۷)

(نظارت اصلاح وارشاد)

مجبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش:

۱۔ مکرم فضل احمد صاحب نثار معہ برادران	حیدرآباد شہر	۵۵۵/- روپے
۲۔ " مبارک احمد ولد یاور عبدالغفار صاحب	" "	۵۰۰ "
۳۔ " ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب آف پالہ	" "	۵۲۵ "
۴۔ " سیٹھ محمد ابراہیم صاحب کوٹری	" "	۵۱۶ "
۵۔ " چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں	" "	۵۳۰ "
۶۔ " ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب	" "	۵۲۵ "
۷۔ " مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم منجانب بچگان خود گاڑی کھاتہ	" "	۵۵۱ "
۸۔ " چوہدری خلیل احمد صاحب کاہلوں	" "	۶۵۰ "
۹۔ " شیخ محمود احمد صاحب	" "	۵۵۰ "
۱۰۔ " پروفیسر افتخار احمد صاحب	" "	۵۱۰ "
۱۱۔ " رشید احمد صاحب سفائر ملز	" "	۵۳۰ "
۱۲۔ " چوہدری وسیم احمد ولد عبدالغفور صاحب	" "	۵۱۰ "
۱۳۔ " " نصیر جاوید صاحب	" "	۵۲۵ "
۱۴۔ " مبشر احمد صاحب وزیر علی انڈسٹری	" "	۵۱۰ "
۱۵۔ " چوہدری عبدالغفور صاحب نیو امریکن کوارٹرز	" "	۵۵۰ "
۱۶۔ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان محمود صاحب	" "	۶۰۰ "
۱۷۔ مکرم مرزا مختار احمد صاحب	" "	۵۱۰ "
۱۸۔ " خالد قمر صاحب سندھ فوٹو سروس	" "	۵۰۰ "
۱۹۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب اٹھوال	" "	۵۱۱ "
۲۰۔ " ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	" "	۵۰۵ "
۲۱۔ " چوہدری نعیم احمد صاحب	" "	۵۰۰ "
۲۲۔ " منصور غازی صاحب	" "	۵۰۰ "
۲۳۔ " خواجہ مبارک احمد صاحب کوٹری	" "	۵۰۰ "
۲۴۔ " محمد اسلم صاحب اخوند	" "	۵۰۰ "
۲۵۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالسلام صاحب	" "	۵۰۰ "
۲۶۔ مکرم محمد رفیق ولد نعمت علی صاحب کوٹری	" "	۵۰۰ "
۲۷۔ مکرمہ طاہرہ طیبہ بنت چوہدری رشید احمد کاہلوں معہ والدہ و ہمشیرگان خود	" "	۵۲۵ "
۲۸۔ مکرم مبشر احمد صاحب فرخ		۵۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

● برادرم مکرم پیر فیض عالم صاحب ہاشمی آف گولیکی ضلع گجرات ۲۲ اگست ۱۹۸۴ء کی صبح بعد نماز فجر مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ان کی عمر ۸۵ سال تھی۔ کافی عرصہ زعیم انصار اللہ اور آخری ایام میں جماعت کے صدر بھی رہے۔ نہایت منتظم۔ باسلیقہ۔ ملنسار۔ مہمان نواز اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار فرزند ظفر اللہ خان۔ محمد سعید۔ اعجاز احمد اور ایک لڑکی امتیاز بیگم چھوڑے ہیں۔ اولاد ساری شادی شدہ ہے اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(پیر محمد اکبر سقراط آف گولیکی۔ دارالعلوم وسطی ربوہ)

● خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی (بیعت کنندہ ۳۱۳) مورخہ ۱۹/۸/۸۴ بروز سوموار صبح نو بجے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ حاجیہ تھیں۔ نہایت تہجد گزار صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ غریب پرور۔ وفا شعار اور جماعت کے لئے خدمت کی لگن رکھنے والی تھیں۔

ان کی نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب نے دعا کروائی

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ماسٹر سعد اللہ خان صدر محلہ فیکٹری ایریا ربوہ۔ مکان نمبر ۱۰۴)

درخواستِ دعا

- مکرم خادم حسین صاحب بان فروش آف رحیم یار خان کافی دنوں سے ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بہاولپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (شیخ عبدالسلام ربوہ)

- خاکسار کی اہلیہ دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے صحت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ (راجہ محمد عباس۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

- خاکسار کے بڑے بھائی محمد علی صاحب دس بارہ سال سے دمہ کے مرض میں مبتلا ہیں آج کل بیماری نے شدت اختیار کر رکھی ہے۔ (احمد علی۔ کارکن خلافت لائبریری)

- مکرم سعید احمد خان صاحب (گلبرگ لاہور) دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (ثناء اللہ شبلی۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ ۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۵۹۳

میں عزیزہ روحی زوجہ سلیم احمد صاحب قوم جٹ حال خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۱۲ F/6/2 اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۸-۸۴ ۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰۰/- روپے
۲۔ زیورات طلائی ۲۷ تولہ مالیتی ۵۴۰۰۰/- روپے ۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الراقم :- عزیزہ روحی مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۱۲ F-6/2 اسلام آباد
گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمد علیم الدین والد موصیہ وصیت نمبر ۹۴۱۵ ۔
گواہ شد نمبر ۲ ۔ شریف احمد سیکرٹری تحریک جدید اسلام آباد

مسل نمبر ۲۵۵۹۴

میں بشریٰ حفیظ زوجہ حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷ سول لائن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۴-۶-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔

۱۔ ۵ مرلہ پلاٹ مالیتی دس ہزار روپے ۔
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۱۱,۰۰۰/- روپے ۔
۳۔ کانٹے بالیاں ایک تولہ مالیتی ۲۴۰/- روپے ۔
۴۔ سلائی مشین مالیتی ۶۰۰/- روپے ۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس خورد و نوش مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الراقم :- بشریٰ حفیظ صاحبہ زوجہ حفیظ احمد ۔ ۷ سول لائن ملک النور روڈ شیخوپورہ ۔
گواہ شد نمبر ۱ ۔ رائے عبد القدیر صاحب ولد رائے عبد الحق صاحب ۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۔ وصیت نمبر ۲۱۰۱۶
گواہ شد نمبر ۲ ۔ ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول صاحب ۔ وصیت نمبر ۲۱۲۴۷

مسل نمبر ۲۵۵۹۵

میں محمد احمد ولد عبد المجید صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغربی جرمنی برلن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔
نقد دس ہزار مارک جرمنی ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الراقم :- محمد احمد ولد عبد المجید
STR-29 OUDENARDER
1000 BERLI N-65
مغربی جرمنی ۔
گواہ شد نمبر ۱ ۔ حبیب اللہ ولد چوہدری رحمت اللہ واثق مرحوم مغربی جرمنی ۔
گواہ شد نمبر ۲ ۔ حیدر علی ظفر ولد مکرم اسلم علی صاحب مغربی جرمنی ۔

مسل نمبر ۲۵۵۹۶

میں ATHMAN M.S. MKOKA S/o MOHAMED S. MKOKA پیشہ WATCH MAN عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۵۶ ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۰-۱۹۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔

I - RESIDENTIOK PLOT SH 900/-
II YORDEN ONE ACAR SH 500/-
III A VILLAGE HOUSE SH 800/-

اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۱۴/- Sh ماہوار بصورت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الراقم :- ATHMAN M.S. MKOKA
P.O. BOX NO, 376,
DARES SLAAM. TANZANIA
گواہ شد نمبر ۱ ۔ OTHMAN SEIF HASSAN
گواہ شد نمبر ۲ ۔ ڈبلیو اے چیمہ

مسل نمبر ۲۵۵۹۷

میں حمید اللہ ظفر ولد عطاء اللہ درویش قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الراقم :- حمید اللہ ظفر
ناصر ہوسٹل ربوہ ۔
گواہ شد نمبر ۱ ۔ فہیم احمد شاہد
وصیت نمبر ۲۴۷۵۶ ۔
گواہ شد نمبر ۲ ۔ خالد محمود سندھو
وصیت نمبر ۲۴۰۹۲ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

★ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گریجویٹ طلباء متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے کم سے کم معیار میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے لیکن ایف اے اور گریجویٹ پاس طلباء بھی داخل کیے جاتے رہے ہیں اور امسال بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔

سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا تقاضہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلباء جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں اور انہیں نسبتاً کم عرصہ میں تعلیم و ٹریننگ کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں بھجوایا جائے۔

لہٰذا خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھنے والے گریجویٹ طلباء کے واسطے یہ خصوصی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے واسطے اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف و نقول سندات اپنی جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ بلا تاخیر دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف ۲ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیشِ نظر اپنے وعدہ کا جلد سے جلد فی صد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول کی تمام طالبات کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ سکول ۱۵ اگست سے کھل چکا ہے اس لیے وہ جلد از جلد حاضر ہوں اور جنہوں نے امتحان دینا ہے ان کے داخلے کی آخری تاریخ ۳۰ اگست ہے لہٰذا پہلے داخلے والی طالبات اور نیا داخلہ لینے والی طالبات بھی آ کر اپنا داخلہ کروا لیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

"رپورٹ" بقیہ صفحہ اول

اور افغانستان کے علاوہ دوسرے متعدد ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب و خواتین بھی شامل تھیں۔

قرآن کریم کے دوسری زبانوں میں تراجم کے کام کی نگرانی کے بارہ میں پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ تراجم کا کام ابھی جاری ہے۔ حضور ہفتہ میں تین بار احباب کی ایک کمیٹی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر انگریزی ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کے بارے میں رہنمائی فرماتے ہیں۔

ان سارے کاموں کے ساتھ ساتھ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی امامت میں قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ کا لطف وہی محسوس کر سکتے ہیں۔ جنہیں دن میں پانچ بار سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ حضور کی اقتداء میں لمبا اوقات نمازوں کے دوران سسکیوں اور آہوں میں ڈوبی ہوئی دعائیں نمازیں عجیب روحانی لطف پیدا کر دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے امام ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے اور ہر آن و ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ جو کہ کیپٹن محمد اسلم صاحب (مرحوم) کی دختر نیک اختر ہیں ایک عرصہ سے شدید طور پر بیمار چلی آ رہی ہیں اب چند ماہ سے شوگر اور دونوں آنکھوں میں سفید و کالا موتیا ہے ایک آنکھ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے شوگر کی وجہ سے اپریشن نہیں ہو سکتا علاج کافی احتیاط سے جاری ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اکسیر گلٹی پستان
(دودھیل جانوروں کیلئے)
ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۲۱/- روپے، تفصیلات کیلئے
کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں
کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔
ہیڈ آفس ربوہ ☎ فون ۶۰۶/۶۰۷

ربوہ میں پہلی مرتبہ
پنجاب اور کراچی کی بہترین ملوں کے سستے کپڑے کا ڈپو کا افتتاح ہو چکا ہے کپڑا بہت کم قیمت پر

نام کپڑا	عرض	قیمت
سلک ساٹن	۴۳"	۱۴/- میٹر
پیلس ٹو یو بو رومی کراچی	۴۳"	۱۲/- "
جیکارڈ پرنٹ کراچی و جرسی	۴۳"	۱۲/- "
چاندنی پرنٹ	"	۱۴/ "
جرسی رضائی پرنٹ	ایک عرض	۱۵/- "

کراچی کے مشہور پرنٹ دوپٹے باڈر میں اور ریشمی کٹ پیس بھی

نام کپڑا	عرض	قیمت
کوہ نور سفید فیروزن ۵ ہزار	۳۶"	۱۳/۵۰
اور مارکون 4004	۳۶"	
فائیو سٹار فیروزن سفید	۳۶"	۱۲/۲۵
بنزا سوٹنگ	۳۵"	۱۵/-
سمر ٹیکس رومی ملز و اپسالہ سوٹنگ	۳۵"	۱۸/-
S.D. ٹھا	۳۶"	۱۲/-
کاٹن رضائی	۳۴"	۵/۲۵

کوئٹہ کلاتھ ہاؤس نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ انیس مارکیٹ ربوہ

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ بالمقابل ربوہ
ایوان محمود ربوہ
یکم ۳۰-۳۱ اگست ۱۹۸۴ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر
منیجر مشہور دواخانہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خوشخبری
سفر کی سہولت کیلئے
جہاں بھی جانا ہو۔ جس وقت بھی جانا ہو۔
گاڑی کرایہ پر مل سکتی ہے
ایڈوانس بکنگ بھی ہوتی ہے۔
رابطہ کے لیے
باجوہ کلاتھ سٹور
فون ۵۶۸

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
British airways
PHONE : 493
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.